اسمٰعیلؔ میرٹھی

(1844 – 1917)

محمد اسمٰعیل نام، اسمٰعیلؔ تخلص تھا۔ میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ اس دور کے رواج کے مطابق انھوں نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ میرٹھ کے ایک عالم، رحیم بیگ سے فارسی زبان کی اعلیٰ تعلیم پائی۔ انگریزی زبان میں بھی مہارت حاصل کر کے انجینئرنگ کا کورس پاس کیا۔ قوم کے بچّوں کی تعلیم میں دل چسپی کی وجہ سے انھوں نے معلّمی کا پیشہ اختیار کیا۔ اپنے عہد کے اہم شاعروں مثلاً حالیؔ اور شبلیؔ کی طرح مولوی اسمٰعیلؔ میرٹھی نے بھی اپنی شاعری کو بڑوں اور بچّوں دونوں کے لیے تعلیم و تربیت کا ذریعہ بنایا اور درسی کتابیں بھی لکھیں۔ انھوں نے سادہ اور سلیس زبان میں اردو سکھانے کے ساتھ ساتھ ان کتابوں میں اخلاقی موضوعات کو اس خوبی سے شامل کیا کہ پڑھنے والے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے زیور سے بھی آراستہ ہوسکیں۔ اسمٰعیلؔ میرٹھی نے ایسی نظمیں لکھی ہیں جو صرف بچّوں کے لیے ہیں اور ہر عہد میں ان کی معنویت اور افادیت برقرار رہی ہے۔ ان کا کلام ''کلّیاتِ اسمٰعیلؔ'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

ایک پودا اور گھاس

اِتفاقاً ایک پودا اور گھاس
باغ میں دونوں کھڑے ہیں پاس پاس
گھاس کہتی ہے کہ اے میرے رفیق
کیا انوکھا اِس جہاں کا ہے طریق
ہے ہماری اور تمھاری ایک ذات
ایک قدرت سے ہے دونوں کی حیات
مٹّی اور پانی ، ہوا اور روشنی
واسطے دونوں کے یکساں ہے بنی
تجھ پہ لیکن ہے عنایت کی نظر
پھینک دیتے ہیں مجھے جڑ کھود کر

کون دیتا ہے مجھے یاں پھیلنے
کھالیا گھوڑے، گدھے یا بَیل نے
تجھ پہ منہ ڈالے جو کوئی جانور
اُس کی لی جاتی ہے ڈنڈے سے خبر
چاہتے ہیں تجھ کو سب کرتے ہیں پیار
کچھ پتہ اس کا بتا اے دوست دار
اس سے پودے نے کہا یوں سر ہلا
گھاس! سب بے جا ہے یہ تیرا گِلا
مجھ میں اور تجھ میں نہیں کچھ بھی تمیز
صرف سایہ اور میوہ ہے عزیز
فائدہ اِک روز مجھ سے پائیں گے
سایے میں بیٹھیں گے اور پھل کھائیں گے
ہے یہاں عزّت کا سہرا اُس کے سر
جس سے پہنچے نفع سب کو بیشتر

(اسمٰعیلؔ میرٹھی)

مشق

- **معنی یاد کیجیے:**

اتفاقاً : اتّفاق سے، بغیر ارادے کے

رفیق	:	ساتھی، دوست
طریق	:	طریقہ
حیات	:	زندگی
یکساں	:	ایک جیسا
عنایت	:	مہربانی
دوست دار	:	دوست رکھنے والا
بے جا	:	غلط
گِلہ	:	شکایت
تمیز	:	فرق
عزیز	:	پیارا
نفع	:	فائدہ
بیشتر	:	زیادہ تر، اکثر

غور کیجیے:

☆ یہ ایک ڈرامائی نظم ہے۔ شاعر نے گھاس اور پودے کو کردار بنا کر ان کی گفتگو کو پیش کیا ہے۔ اسی کو ڈرامائیت کہتے ہیں۔

☆ دنیا میں سب برابر ہیں لیکن عمل اور نتیجے سے وقار یا مرتبے میں زیادتی رکمی ہو جاتی ہے۔ نظم میں پودے کو زیادہ فائدہ مند بتایا گیا ہے اس لیے گھاس کے مقابلے میں اس کی قدر زیادہ ہے۔

سوچیے اور بتائیے:

1۔ نظم میں گھاس نے پودے سے کیا کہا؟

2۔ پودے پر عنایت کی نظر ہونے سے کیا مراد ہے؟

3۔ پودے نے گھاس کی شکایت کو بے جا کیوں کہا؟

4۔ دنیا میں عزّت کا سہرا کس کے سر بندھتا ہے؟

عملی کام:

☆ نیچے لکھے ہوئے مصرعوں کو مکمّل کیجیے:

مٹّی اور پانی ....

.... یکساں ہے بنی

.... یوں سر ہلا

گھاس! سب بے جا ....

☆ نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اتفاقاً　　نفع　　تمیز　　بیشتر　　رفیق

☆ اس نظم سے محاورے چن کر لکھیے۔